رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا * عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا * میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں۔

الفضل

خدا تعالیٰ نے اب تک کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔۔۔۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔ (چشمۂ معرفت ۳۱۷)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (عہ)

چندہ مقامی خریداران (للعہ)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۲ * مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۳۔ شوال ۱۳۳۲ھ * نمبر ۳۹

مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادۂ اولوالعزم کی طبیعت ابھی ناساز ہے *

تازہ خبریں

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ لارڈ کرزن نے امید ظاہر کی کہ ہندوستانی سپاہ جان توڑ کر لڑے گی۔ انھوں نے کہا۔ کہ بنگال لینسرز کو ورکو برلن کے بازاروں میں اور گورکھوں کو پوٹسڈم کے باغوں میں آرام کرتے ہوئے دیکھ کر بہت محظوظ ہوں گا۔

محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل اور آج طاقتور اور کثیر التعداد بحری دستوں نے خلیج ہیلی گولینڈ میں بلکہ اس کے اندر تک تمام بحیرہ شمالی میں گرد آوری کی۔ مگر انہیں کوئی جرمن جہاز دکھائی نہ دیا *

مسٹر اسکوئتھ نے اعلان کیا۔ کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک ۴ لاکھ ۳۹ ہزار رنگروٹ بھرتی ہوئے۔ نیکے والنٹیروں کی تعداد اس کے علاوہ ہے *

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ مسٹر اسکوئتھ نے دیوان عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک دن میں ۳۴۲۴۰ آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔ حالانکہ عام حالت میں ایک سال کے اندر ½ ۳ لاکھ آدمی فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ انگلستان میں عنقریب اور ۵ لاکھ رنگروٹ بھرتی ہوجائیں گے *

نیز اعلان کیا ہے۔ کہ وہ پارلیمنٹ کے کام کے متعلق ہفتہ آئندہ میں مناسب اعلان کریں گے۔ اور غالباً اس کے ساتھ سیشن بھی بند ہو جائیگا۔

پارلیمنٹ میں رزولیوشن پیش ہو کر پاس کر دیا گیا۔ کہ فوج کے لئے اور ۵ لاکھ رنگروٹ بھرتی کئے جاویں انگلستان ۲½ لاکھ آدمی میدان جنگ میں بھیجنے کے قابل ہو جائیگا

ایک برطانوی جنگی جہاز ہمبرگ امریکن لائینر کے جہاز بیتھینیا کو بطور مال غنیمت گرفتار کرکے کنگسٹن واقعہ جزیرہ جمیکا میں لے آیا ہے۔ جہاز پر ۴۰۰ مسافر سوار ہیں۔

ایک فوجی ٹرین دریائے ہیکس کے درہ پر لائن سے اتر گئی۔ چھ آدمی ہلاک اور ۴۰ مجروح ہوئے *

میلبورن (آسٹریلیا) مسٹر کک کی وزارت مستعفی ہوگئی ہے۔ اور مسٹر فشر کو جدید وزارت مرتب کرنے کا حکم ملا ہے۔

ہز ایکسلینسی وائسرائے کو مہاراجہ بھوٹان کی طرف سے بھی ایک نہایت مخلصانہ چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں انہوں نے اپنی ریاست کی مالی اور فوجی خدمات برٹش گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔

جنرل بوتھا نے پارلیمنٹ کی مجلس اتحاد میں اعلان کیا۔ کہ جنوبی افریقہ کے ۹ جلاوطنوں کو مراجعت کی اجازت دی جائیگی *

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پبلشر و ایڈیٹر کے لئے شائع ہوا۔)

لنڈن ستمبر۔ چار روز کی لڑائی نہایت خطرناک تھی۔ جرمنوں نے پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ کی ٹولیوں میں آ کر اطاعت قبول کی۔ بہت سی توپیں گولی بارود اور چھکڑے برٹش سپاہ کے ہاتھ آئے ٭

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ اس وقت تک برطانوی فوج کا کل نقصان ۱۸۷۲۹ ہے۔ جس میں سے ۱۶۵۸۷ مفقود الخبر ہیں ٭

۷ ستمبر تک ذیل کے مزید نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے۔ افسر ۱۰ ہلاک ۲۳ زخمی ۱۹ مفقود الخبر۔ سپاہی ۱۶ ہلاک ۱۵ زخمی ۳۳ ۲۸۸۳ مفقود الخبر ٭

پروشوی شہزادہ پرنس جورشم کے زخمی ہونے کی خبر آئی ہے ٭

۱۰ ستمبر۔ دو روز کی جنگ کے بعد جرمن سپاہ مارن پر پسپا ہو رہی ہے ٭

انٹورپ میں پھر سرگرمی دکھلائی جا رہی ہے کل وہاں کی فوج نے ۲۰۰ جرمن گرفتار کئے ٭

بلجی سپاہ مقام ڈیرن (بلجیم) کے قریب ان جرمنوں کے عقب پر حملہ کر رہی ہے۔ جو فرانس کو جا رہے ہیں ٭

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ آسٹروی کراکو (آسٹریا) کو خالی کر رہے ہیں۔ شہر کے باشندے روسیوں کے ساتھ ہمدردی کر رہے ہیں ٭

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ ۹ ستمبر کے بعد روسیوں کو ضلع کرانگ (پولینڈ) میں آسٹروی اور جرمن فوج پر مزید کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ طوماشف اور راوا روسکا کے محاذ پر دریائے نیسٹر تک خونریز لڑائی ہو رہی ہے (طوماشف پولینڈ میں واقع ہے۔ اور راوا روسکا آسٹریا کا ایک سرحدی مقام ہے)

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ صلح کرنے کے متعلق اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں نے حال میں جو قرارداد مشتہر کی تھی۔ اس میں جاپان بھی شامل ہو گیا ہے ٭

پیکن ۱۱ ستمبر۔ سنگٹاؤ کا سیلاب اندرون ملک کی طرف پھیل رہا ہے۔ اور جاپانی چند ہفتوں تک محاصرہ نہیں کر سکیں گے ٭

سروی سپاہ مقام دبس گراڈ (بوسینیا) میں سرگرمی کے ساتھ مصروف پیکار ہے۔ اس نے دریائے ڈرینا کے بائیں کنارے پر دشمن کی فوج کو پسپا کر دیا ہے ٭

نیش ۱۱ ستمبر۔ سرویوں نے خونریز جنگ کے بعد سملن (ہنگری) پر قبضہ کر لیا ہے ٭

کراکو کی آسٹروی سپاہ کے کثیر التعداد سپاہی استعفا دینے پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ جب کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ تو خواہ مخواہ نقصان اٹھانے اور گولہ باری کرنے سے کیا فائدہ ہے ٭

اتحادی ۲۷½ میل بڑھ گئے

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ برطانوی فوج میسرہ کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور بہت سے قیدی اور توپیں ان کے ہاتھ آئی ہیں۔ چار روزہ لڑائی میں متحدہ سپاہ ۲۷½ میل آگے بڑھی ہے۔ فرانسیسی قلب لشکر میمنہ جو کہ اوٹین میں ہے۔ اور ارگان میں حالت بدستور ہے۔ (اور نیز مشرقی فرانس میں ارگان و ردون کے قریب واقع ہے) متخاصمین اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ نینسی کی طرف دشمن شیٹو سالنس کی سڑک پر کسی قدر آگے بڑھا ہے۔ لیکن چد یتو کے جنگل میں میدان فرانسیسیوں کے ہاتھ رہا ہے۔ جانبین کا سخت نقصان ہوا ہے ٭

برطانوی سپاہ کی کامیابی

لنڈن ۱۰ ستمبر کل لڑائی جاری رہی۔ تمام خط مدافعت سے دشمن کو پسپا کیا گیا۔ فیلڈ مارشل سر جان فرینچ رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ پہلے ہمیں نے ۲۰۰ جرمنوں کو دفن کیا۔ اور ۱۲ ککدار توپیں اور کسی قدر قیدی ان کے ہاتھ آئے۔ دوسرے حصے نے ایک باٹری کے علاوہ ۵۰ سپاہی گرفتار کئے۔ جرمنوں نے سخت نقصان اٹھایا بیان کیا گیا ہے۔ کہ اب وہ بہت چور ہو گئے ہیں۔ برطانوی سپاہ نے شمال کی طرف دریائے مارن کو عبور کیا ٭

ہائیلنڈروں پر ناگہانی آفت

لنڈن ۱۰ ستمبر گورڈن ہائیلنڈرز کے ایک سپاہی نے اس ناگہانی آفت کی کیفیت بیان کی ہے جو اس رجمنٹ کو ۳ روز کی جنگ اور کوچ کے بعد مونز کے قریب پیش آئی۔ وہ رات کو ایک تنگ سڑک پر کوچ کر رہے تھے جبکہ ان پر آگ کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ کرنل گورڈن تنہا میدان میں اس طرف کو گئے۔ جہاں سے گولیاں آ رہی تھیں اور اس خیال سے کہ فرانسیسی سپاہ غلطی سے ہم پر فیر کر رہی ہے۔ پکار پکار کر "انگریز" "انگریز" کہنے لگے۔ جرمنوں نے تمام رجمنٹ کو گھیر لیا۔ جو نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں تاریکی میں کھڑی تھی۔ اور تین گز کے فاصلے سے ان پر فیر کرنے شروع کئے۔ سپاہی کا بیان ہے۔ کہ جب روشنی ہوئی تو میں نے دیکھا۔ کہ مردوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ کرنل گورڈن بھی ایک طرف زمین پر پڑے تھے۔ یہ سپاہی بعض اور آدمیوں کے ساتھ تمام راستہ پیدل چل کر بولون میں پہنچا ٭

پیرس میں اطمینان

جرمنوں کا میمنہ رات کے دو بجے پسپا ہونا شروع ہوا۔ اور آٹھ بجے تک ۱۵ میل پیچھے ہٹ گیا۔ اہل پیرس کو اطمینان ہے۔ کہ ۱۵۰ میل کے محاذ میں دشمن کسی جگہ پیشقدمی نہیں کر سکا۔ پیرس والوں کا اندیشہ کسی قدر رفع ہو گیا ہے اگرچہ محاصرہ کے اندیشہ سے شہر کی مردم شماری کی جا رہی ہے اس وقت فرانسیسی سپاہ کو دشمن کے ساتھ ایسے علاقہ میں مقابلہ درپیش ہے۔ جہاں جا بجا جنگل نہریں اور اونچی اونچی پہاڑیاں واقع ہیں۔ جو ان کی جنگی کارروائیوں کیلئے نہایت مفید ہیں ٭

جرمن بیڑا حرکت میں

لنڈن ۱۱ ستمبر جرمن بیڑہ بحیرۂ بالٹک میں حرکت کر رہا ہے اس نے سویڈن کے ایک خالی جہاز کو روک لیا۔ اور ۳۷ برطانوی مسافروں کو گرفتار کر لیا۔ منگل کے روز بو ورڈ سکیر (ڈنمارک) میں ۳۰ بڑے جہاز مشرق کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے پیر کے روز ۹ جنگی جہاز اسٹورا بجورن سے پرے فنلینڈ کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے ٭

فوجی مبصروں کی رائے

فوجی مبصر صورت حالات کو امید افزاء خیال کرتے ہیں۔ لیکن ان کی رائے میں نتیجہ قلب لشکر کی جد و جہد پر جو ایک نازک موقع پر منحصر ہے۔ جرمن وہاں آگے بڑھنے کیلئے بیجگری سے لڑ رہے ہیں۔ اگر متحدہ سپاہ اپنی جگہ پر قائم رہی۔ یا دشمن کو پیچھے ہٹا سکی۔ تو جرمنوں کی حالت پتلی ہو جائیگی۔ برطانوی سپاہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئی ہیں۔ کہ جرمن افسر اپنے سپاہیوں کی رہبری کرنیکی بجائے انہیں تلوار [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۱۵ ستمبر ۱۹۱۴ء

جماعت احمدی اپنی وحدت کی روح کو قایم رکھے

دنیا کے پردے پر اللہ تعالیٰ کی جسقدر بنائی ہوئی چیزیں ہیں۔ ان پر ایک گہری نظر ڈالنے سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے لئے ایک مرکز مقرر فرمایا ہے جس کے ذریعہ سے تمام وجود میں خوراک پہنچائی جاتی ہے۔ ایک درخت گو اپنی شاخوں کی وجہ سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں حصوں پر منقسم ہے۔ لیکن کیا مجال ہے کسی شاخ کی کہ اپنی جڑ سے خوراک لینی بند کر کے پھر بھی زندہ رہنے کا دعویٰ کر سکے۔ اگر جڑ سے خوراک آنی بند ہو جاوے۔ تو اس بیچاری کی ساری تر و تازگی جاتی رہیگی۔ اور پتے جنہوں نے اب اسے سبز پری بنا رکھا ہے۔ فوراً جھڑ کر اسے ٹنڈ منڈ چھوڑ جائیں گے۔ اسی طرح اگر ہمارے جسم کا کوئی حصہ پیٹ سے بگاڑ کرلے۔ اور کہے۔ کہ ہم تو پاؤں سے خوراک لیں گے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کمبخت چار دن میں سوکھ کر ہڈی رہ جائیگا۔ سو ہمارے جسم کے مختلف اعضا رنجیدہ ہوں یا خوش۔ جسم کا گودام پیٹ ہی رہیگا۔ اور وہ جو اس سے الگ ہوتا ہے۔ اپنی خود موت چاہتا ہے۔ غرض یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ جب بہت سی چیزوں کو نشوونما دینا چاہتا ہے۔ تو ان سب کے لئے ایک ایسی جگہ مقرر فرماتا ہے۔ جہاں سے وہ سب اپنی اپنی خوراک لیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ کیا خدا تعالےٰ اس بات پر قادر نہیں ہے؟ کہ درخت کی ہر اک شاخ کو الگ الگ خوراک پہنچائے اور کیا وہ ایسا نہیں کر سکتا؟ کہ ہمارے ہاتھ پاؤں دل و دماغ وغیرہ اپنی زندگی کے لئے پیٹ کے محتاج نہ ہوں۔ بلکہ ہر اک عضو علیحدہ طور پر اپنی خوراک براہ راست بہم پہنچا لیا کرے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے اور ضرور کر سکتا ہے۔ مگر اس نے ہماری بہتری کے لئے جو مناسب سمجھا کیا۔ اور اب کسی کا حق نہیں ہے۔ کہ اس کے کئے پر اعتراض کرے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس کی باریک در باریک مصلحتوں کو غور سے ملاحظہ کریں۔ اور اس کے کاموں سے ترقی کا راز سیکھیں۔ کیونکہ انسان کے لئے وہ ہر ایک علم کا سرچشمہ ہے۔ اب جب ہم اس کے کاموں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہم آخر اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ ہماری ترقی کی کنجی اسی میں ہے۔ اور اس کو چھوڑ کر کوئی جماعت اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتی۔

اللہ تعالےٰ نے انبیاء اور رسل کے سلسلہ میں بھی اسی قاعدہ کو جاری رکھا ہے نادان انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ کیوں نہ ایسا ہوا۔ کہ عرب میں کئی رسول ایک وقت مبعوث کر دیئے گئے۔ تا تبلیغ کا کام بہت آسان ہو جاتا مگر غور کرنے والے کو جو خیر اور خوبی اور زیادتی ایمان کا باعث نبی کریم کے اکیلے کھڑے ہونے میں نظر آتا ہے۔ وہ اسی کا دل جانتا ہے۔ کیا یہ تعجب کا مقام نہیں۔ کہ ایک بیکس اور بے یار و مددگار انسان تمام ملک کو للکارے اور کہے۔ کہ اے بت پرستو! میری طرف چلے آؤ۔ کہ اسی میں برکت ہے۔ ورنہ سب ہلاک کئے جاؤ گے۔ اور پھر سارا ملک اسکی مخالفت میں کھڑا ہو جاوے۔ اور اسے قتل کرنے کے درپے ہو۔ مگر آخر وہی ہو جو اس نے اپنی غربت کے زمانہ میں کہا۔ غرض جو برکت اللہ تعالےٰ نے وحدت میں رکھی ہے۔ وہ اور کسی چیز میں نہیں ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے شرک کو سب گناہوں سے اہم اس لئے قرار دیا ہے۔ کہ اسمیں وحدت ٹوٹتی ہے۔ موسیٰ کی درخواست پر ہارون کو نبی تو کر دیا۔ مگر موسیٰ کے ماتحت رکھا۔ تا بنی اسرائیل میں وحدت کی روح قایم رہے۔

اس زمانہ میں بھی جب کہ تمام مسلمانوں میں سخت نا اتفاقی پھیل گئی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک نبی مبعوث فرما کر نیک لوگوں کو الگ کر لیا۔ تا وہ نا اتفاقی کے بدنتائج سے محفوظ رہیں۔ اور وحدت کی برکات کے وارث ہوں۔ نبی کے بعد اللہ تعالےٰ نے وحدت کے قیام کے لئے خلافت کے سلسلہ کو پسند فرمایا ہے۔ اور گو ہمارے بعض بھائیوں نے مادر پدر آزاد ہونے کو ترجیح دیکر خلافت کے جوے سے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے۔ مگر تاہم اللہ تعالےٰ نے چند آدمیوں کے نکل جانے کی پروا نہ کر کے بھی وحدت کی روح کو ہم میں قایم رکھا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

خلافت کے علاوہ ایک جگہ سے تعلق رکھنا بھی قوم کے لئے بڑی وحدت کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگوں کو قادیان آنے کی بہت تاکید فرماتے تھے۔ بلکہ آپ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو بار بار قادیان نہیں آتا اس کے ایمان میں کچھ خلل ہے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کے ارتداد کا سبب بھی حضرت اقدس ؑ یہی بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے آخری دنوں قادیان میں آنا کم کر دیا تھا۔ پس احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اپنے امام کے وطن اور خدا کے رسول کی تخت گاہ سے اپنا تعلق مضبوط کرے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ الگ رہنے کی وجہ سے مرتد ڈاکٹر کی طرح ارتداد کی راہ اختیار ہو۔ اللھم احفظنا وارحمنا

قادیان کو اللہ تعالےٰ نے بہت برکتوں کی جگہ بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے قادیان کی زمین کے متعلق لکھا ہے کہ "زمین قادیان اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے" ہمارے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اولاد کو بھی قادیان سے تعلق پیدا کرائیں۔ تا وہ بڑے ہو کر اس کی برکتوں سے حصہ لے سکیں۔ ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ بعض احمدی اپنی اولاد کی فکر نہیں کرتے۔ اور اپنے بچوں کو ایسا آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ نہ دین کی فکر نہ دنیا کی۔ حالانکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بچوں کو دین کی تعلیم دینا والدین کا فرض ہے اور نبی کریم نے حکم فرمایا ہے۔ کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے۔ تو اسے نماز کی ترغیب دی جائے۔ اور جب دس برس کا ہو تو نماز کی سستی پر اسے مارا جائے مگر باوجود ایسے سخت حکم کے بعض دوست اسطرف توجہ نہیں کرتے بعض ہم نے ایسے بھی دیکھے ہیں جن سے اگر یہ کہا جائے۔ کہ تم اپنے لڑکوں کو قادیان کے کسی سکول میں کیوں نہیں داخل کر دیتے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ کیا کریں۔ بچہ مانتا نہیں۔ تعجب ہے ایسے پیار پر جس سے بچہ کی روحانیت

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ

الاسلام

مذہبی آزادی

آجکل آزادی کا زمانہ ہے۔ اور آزادی کے معنے بھی بڑی آزادی سے کئے جاتے ہیں۔ مگر ابھی تک اس کی کوئی جامع مانع تعریف نہیں ہوئی ٹینیسن ملک الشعراء انگلستان نے اس کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ قانون کی پابندی سے آزادی ملتی ہے۔ اور فی الواقعہ بہت حد تک یہ بات بالکل صحیح اور درست ہے۔ لاریب آزادی وہی ہے۔ جو کہ قانون کے ماتحت ہو۔ اسلام پر ہمیشہ سے اعتراض عائد ہوتا رہا ہے۔ کہ اسلام بزورِ شمشیر دنیا میں پھیلا ہے۔ اور جلیم برسے کے پیرو کہلانے والے ہمیشہ سے یہی اعتراض اسلام پر کرتے چلے آئے ہیں۔ حالانکہ یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے۔ کاش یہ لوگ انصاف سے کام لیتے۔ اور اسلام کے بنیادی پتھر یعنی قرآن شریف پر نظرِ غائر ڈال لیتے۔ اور پھر اس کی رو سے کسی پختہ بنیاد پر اعتراض کرتے۔ تو ہم بھی انہیں انصاف پر سمجھتے۔ مگر انہوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ غور نہیں کیا۔ کہ شاید ہمارا اعتراض ہماری ہی ناواقفی کی وجہ سے ہو۔

اسلام سے بڑھ کر کسی مذہب نے غیر مذاہب کے مقلدوں کو مذہباً آزادی نہیں دی۔ اور مذہب میں کسی قسم کی دست اندازی اسلام نے جائز قرار نہیں دی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ بالکل صاف اور بین ہے۔ کہ اسلام خالص مقدسین کی جماعت تیار کرنا چاہتا ہے جن میں کسی قسم کی ملونی اور خباثت اور منافقت اور مداہنت بالکل نہ ہو۔ اسلام ایسے شخص کو منافق قرار دیتا ہے۔ جو کسی کے دباؤ اور زور سے اس کے مذہب میں داخل ہو جائے۔ مذہب کا تعلق زیادہ تر دل سے ہوتا ہے۔ پس مسلمان وہی ہو سکتا ہے جو دل سے ان معتقدات پر یقین رکھتا ہو۔ اور زبان سے اقرار کرتا ہو۔ اور ان کے مطابق اعمال بجا لاتا ہو۔ جو کہ اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ مذہب کے لئے اسلام نے جنگ کرنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔ بلکہ قتال کی اجازت اس وقت دی ہے۔ جبکہ لوگ مذہبی آزادی میں مخل ہوں۔ اور لوگوں کو آزادی سے اپنے معتقدات کے مطابق کاربند نہ ہونے دیں۔ وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین۔ اور ایسے لوگوں سے جو مذہبی آزادی کے مخل ہوں۔ لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ کوئی فساد اور شرارت نہ رہے۔ اور دین کو لوگ اللہ ہی کے لئے اور اسی کی خاطر مانیں اور اسی پر چلیں۔

اب ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ جو آزادی اور ٹالریشن اسلام نے دیگر مذاہب کو بخشی ہے وہ کسی اور مذہب نے ہرگز ہرگز نہیں دی۔ بلکہ اوروں نے انصاف اور عدل سے کام بھی نہیں لیا۔ باوجود دشمنی اور عداوت شدید کے جو کہ اسلامیوں کے ساتھ مشرکین مکہ کر چکے تھے۔ اور طرح طرح کی اذیت اور تکلیف پہنچا چکے تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی۔ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو برانگیختہ نہ کرے۔ اس لئے کہ انہوں نے تم کو عزت والی مسجد سے روکا تھا۔ کہ تم زیادتی کر بیٹھو۔ نیکی اور تقویٰ پر باہم مدد دو۔ اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔ اے ایمان والو۔ گواہی دینے کے لئے انصاف کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ اللہ کے لئے کسی قوم کی دشمنی تم کو برانگیختہ نہ کرے۔ کہ تم ان کے ساتھ عدل اور انصاف سے کام نہ لو۔ انصاف سے کام لو یہ تقویٰ کے بہت قریب ہے۔

اب کوئی ہے جو ایسی آیت اپنے کتب مقدسہ سے بتا سکے واقعی یہ اسلام ہی کا کمال ہے۔ کہ اس نے کسی چیز کو بالکل انکار اور بیہودہ قرار نہیں دیا۔؎ وقالت النصاری لیست الیھود علی شیء وھم یتلون الکتب کذلک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم۔ اور یہود نے کہا۔ کہ نصاریٰ کسی کام کے نہیں؎ حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں۔ اسطرح تو بے علم لوگ کہا کرتے ہیں۔ اسلام نے تمام مذاہب کے ساتھ بڑے انصاف اور عدل سے کام لیا ہے۔ ان کی صداقتوں کی تصدیق کی ہے اور علاوہ اس کے ان کو مبرہن اور مدلل طریق میں پیش کیا ہے۔ اور انکی غلطیوں کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ کہ یہ غلطی لوگوں کی دست برد سے ان کے مذہب میں دخل پا گئی ہے۔ یہود اور نصاریٰ کی طرح ان کی ہر بات کو مسترد نہیں کیا۔ یہ وسعت حوصلہ اور کشادہ دلی بھلا کسی اور مذہب میں پائی جاتی ہے۔ کلا وحاشا۔

واقعی اسلام خدا تعالےٰ کا بھیجا ہوا مذہب ہے۔ اور اس لئے یہ تعصب اور ہٹ دھرمی سے بالکل پاک ہے۔ اسلام تمام مقدسوں کے احترام اور تکریم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ خواہ وہ کسی قوم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں۔ اور فرماتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اور ہم نے ہر ایک امت میں رسول بھیجا ہے۔ اور کوئی امت نہیں جسمیں خدا کی طرف سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ اسلام ہی صرف ایسا مذہب ہے جس نے دنیا کے تمام مسلّمہ مقبولوں کو واجب التعظیم قرار دیا ہے۔ اور باقی مذاہب نے یا تو سارے مقدسوں سے روگردانی کی ہے یا بعض کو بالکل تسلیم ہی نہیں کیا۔ صرف احمدی جماعت ہی ہے۔ جس نے تمام مامورین من اللہ پر ایمان لانا واجب اور ضروری مانا ہے۔ آدم سے لے کر احمد آخر زمان تک جتنے مقدس اور خدا کے پیارے گذرے ہیں۔ اسلام ان سب کے ماننے کا حکم دیتا ہے بھلا دیگر مذاہب کوئی ایسی درس یا شرتی بتا سکتے ہیں۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہو۔ کہ ہر امت میں نذیر آیا ہے۔ اور ہر گروہ کو ایک رسول دیا گیا تھا۔ اور کہ ہم تمام رسل اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین۔

؎ اور نصاریٰ نے کہا۔ کہ یہود کسی کام کے نہیں؎

؎ وقالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شئی

درس قرآن شریف کے نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح مولنا نور الدین خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ چار روپے میں آپ کو دفتر الفضل قادیان سے مل سکتے ہیں۔ حجم ۲۰۰ صفحے۔

امپیریل کونسل کے اجلاس میں حضور وائسرائے بالقابہ کی تقریر کا خلاصہ

(۱) حضور وائسرائے نے جنگ یورپ کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے اس کا ذمہ وار جرمنی کو قرار دیا۔

(۲) خوشی کی بات ہے کہ اہل ہند نے برطانیہ کی طرز عمل کو خوب پہچانا۔ اور اس کی وائسرائے ہند نے فوجی امداد دینے کی خواہش ظاہر کی۔ اور ہندوستان کے ہر گروہ و فرقہ کے لوگوں نے جس وفاداری اور عملی عقیدت کا اظہار کیا اس کا دل پر بہت گہرا اثر ہوا ٭

(۳) نوآبادیوں میں رہنے کا استحقاق

یہ دعوے کیا جاتا ہے کہ سلطنت برطانیہ کی شہریت کے حقوق میں اسکے ایک حصہ سے دوسرے حصہ کو جانے کا استحقاق بھی شامل ہے لیکن اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ برطانیہ کی نوآبادیوں کو امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے اندرونی معاملات کا کامل اختیار دیا گیا ہے۔ اسلئے وہ جسے چاہیں۔ قانون پاس کر کے اپنے ہاں آباد ہونے سے روک سکتی ہیں۔ یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ نوآبادیاں یورپ کے گوروں کو خوشی خوشی داخل کرتی ہیں۔ یہ خیال انصاف اور حق پر مبنی نہیں ہے بلکہ نوآبادیاں اپنے فوائد کو سب سے مقدم سمجھتی ہیں۔ نوآبادیاں برطانیہ اور یورپ کے لوگوں کو بھی جب مناسب سمجھتی روک دیتی ہیں۔ اگر اہل ہند کے لئے نوآبادیوں میں معقول حقوق حاصل کرتے ہوں تو ضروری ہے کہ انکے حسب منشا کام کیا جائے۔ کنیڈا جاپانیوں کی ایک مقررہ تعداد کو داخل کرتا ہے۔ اسی طرح ہندوستانی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ یہاں سے سرکاری پروانہ کے ساتھ جا کر وہاں عارضی یا مستقل سکونت اختیار کر سکتے ہیں جس کے پاس پروانہ سرکاری نہ ہوگا وہ داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر اہل ہند اس بات کو پسند کریں تو پھر نوآبادیوں سے سلسلہ جنبانی کرنا مناسب ہے۔ امید ہے نوآبادیاں ہندوستانیوں کی ایک مقررہ تعداد کو لینے کو رضامند ہو جائینگی۔ اگر اہل ہند اس بات پر متفق ہوں تو گورنمنٹ ہند صاحب کے ذریعہ سے سفارش کریگی کہ وہ نوآبادیوں سے سلسلہ جنبانی کریں۔

(۴) جنگ یورپ میں ہندوستانی سپاہ ۔ دو ڈویژن پیدل اور ایک رسالہ بریگیڈ یورپ کے لئے روانہ ہو چکا۔ تین اور رسالہ بریگیڈ جانیوالے ہیں ہم نے ستر ہزار سے زائد سپاہ بھیجنے کا انتظام کیا ہے اور اس سے ہمیں بے حد خوشی اور نیز بڑا فخر ہے۔ اور تمام ہندوستان اس پر بجا فخر کر سکتا ہے۔ رؤسا نے مال و متاع اور افواج نذر کی ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے پاس فوجی سامان بہت باقی ہیں کئی رؤسا کو یورپ کی جنگ کے لئے انکے حسب خواہش منتخب کیا گیا ہے مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ایجنٹ جودھپور۔ مہاراجگان بیکانیر۔ پٹیالہ۔ کشن گڑھ جودھپور الور راجہ صاحب رتلام۔ نواب صاحبان جاوڑہ اور سچین اور بھوپال روسا ہیں۔ علاوہ ازیں کئی نامی گرامی ہندوستانی شرفا جیسے ملک عمر حیات خاں ٹوانہ بھی جائیں گے۔ مہاراجہ نیپال نے اپنی سپاہ نذر کی ہے امیر صاحب نے ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ اخراجات جنگ کی بابت فرمایا۔ صرف وہی خرچ ادا کیا جائیگا جو معمولی طور سپاہ ہند کا یہاں پر ہوتا ہے یعنی ۱۰ لاکھ پونڈ یا ڈیڑھ کروڑ روپیہ اواخر ماہ ۱۹۱۵ء تک لیا جائیگا مہاراجہ میسور کا پچاس لاکھ کا عطیہ مہم کی روانگی کے مصارف پر صرف ہوگا ٭

دیوان عام میں وائسرائے ہند کا مراسلہ

ہندوستان میں جن لوگوں نے روپے اور قومی خدمت وغیرہ سے گورنمنٹ کی امداد کی ہے۔ اس کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے :۔

ہندوستان کے والیان ریاست نے جن کی تعداد قریباً سو ہے۔ متفقہ طور پر سلطنت کی حفاظت کے لئے جمع ہو گئے ہیں اور جنگ کے لئے اپنی ذاتی خدمات اور اپنی ریاستوں کی آمدنی پیش کر دی ہے۔ رؤسا اور والیان ریاست میں سے جن اصحاب نے میدان جنگ میں جانے کے لئے اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کیا تھا۔ ان میں وائسرائے نے مفصلہ ذیل والیان ریاست کا انتخاب کیا ہے۔

جودھپور۔ بیکانیر۔ کشن گڑھ۔ رتلام۔ سچین۔ پٹیالہ۔ سر پرتاب سنگھ ریجنٹ جودھپور۔ ولیعہد بھوپال۔ مہاراجہ کوچ بہار کا ایک بھائی۔ انکے علاوہ اعلیٰ خاندانوں کے کیڈٹ میں تجربہ کار اور سن رسیدہ سر پرتاب سنگھ کو باوجودیکہ ان کی عمر ۷۰ سال کی ہے اور انکے بھتیجے کو جن کی عمر صرف سولہ سال ہے۔ اپنے بادشاہ کی خدمت کا حق ادا کرنے سے نہیں روکا جائیگا (زور سے چیرز) یہ تمام سردار کمانڈر انچیف کی منظوری سے فوجی مہم میں شریک ہو گئے ہیں۔ مہاراجہ سیندھیا گوالیار جاورا اور دھولپور کے سرداروں اور پالن پور کے ولی عہد کو میدان جنگ میں جانے کی اجازت نہ ملی۔ جس کا انہیں افسوس ہے وائسرائے نے بارہ ریاستوں کی کنٹنجنٹ فوج و رسالہ۔ پیدل۔ سفرمینا۔ باربرداری منظور کر لی ہے۔ اسکے علاوہ بیکانیر کے شتر سواروں کا دستہ ہے۔ اس جمعیت کا بیشتر حصہ جہاز پر روانہ کر دیا گیا ہے۔ بہت سی ریاستوں نے بحری شفاخانہ کے قیام میں مشترکہ حصہ لیا ہے۔ بحری شفاخانہ کے جہاز کا نام "لائلٹی" ہوگا۔ مہاراجہ میسور نے فوجی مہم کے اخراجات کے ۵۰ لاکھ روپیہ دیا ہے ٭

مہاراجہ گوالیار نے بحری شفاخانہ کے اخراجات میں حصہ لیا۔ جس کے قائم کرنے کا خیال خود انہیں پیدا ہوا۔ بیگم بھوپال نے گورنمنٹ ہند کو روپیہ کی ایک رقم خطیر پیش کرنے کے علاوہ ہزار سوار مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ پنجاب میں لوہارو سے اور بلوچستان میں لس بیلہ اور قلات سے اونٹ سواروں کے فوجی دستے پیش کئے گئے۔ کئی والیان ریاست نے فوجی اغراض کے واسطے زائد فوج مہیا کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ تمام ریاستوں سے انڈین ریلیف فنڈ کے لئے چندہ موصول ہوا ہے مہاراجہ ریوا نے شہنشاہ معظم کی خدمت کے لئے اپنی فوج اپنا خزانہ بلکہ اپنے ذاتی جواہرات پیش کر دیئے ہیں۔ (چیرز) اس کے علاوہ بعض والیان ریاست مثلاً مہاراجہ کشمیر نے نہ صرف خود چندہ دیا بلکہ سری نگر میں ۲۰ ہزار لوگوں کے جلسہ میں صدر نشین کی حیثیت سے ایک پُرجوش تقریر کی جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک بہت بڑی رقم جمع ہو گئی۔ مہاراجہ ہلکر نے بغیر کسی معاوضہ کے اپنی ریاست کے تمام گھوڑے حوالے کر دیئے ہیں جو گورنمنٹ کے کار آمد ہوں۔ نظام حیدر آباد۔ جام نگر اور بمبئی کی دیگر ریاستوں نے بھی گھوڑے دیئے ہیں۔ بمبئی پریزیڈنسی کے ہر والی ریاست نے اپنی آمدنی گورنمنٹ کے حوالہ کر دی

ہے اور بڑے ریلیف فنڈ میں چندہ دیا ہے - مہتر چترال اور خیبر ایجنسی کے قبائل اور خیبر رائفلس نے نہ صرف وفاداری کا اظہار کیا ہے بلکہ امداد پیش کی ہے۔

ہندوستان کی دور افتادہ ریاستوں سے بھی ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں اس ضرورت کے وقت برٹش گورنمنٹ کو امداد دینے کی دلی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے خواہ یہ امداد کیسی ہی حقیر ہو۔ سب سے آخری مگو سب سے زیادہ قابل ذکر ہندوستان کی حدود سے باہر وہ فیاضانہ امداد ہے جو دربار نیپال کی جانب سے پیش ہوئی ہے ریاست نیپال نے اپنی فوجی طاقت برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کی ہے۔ اور وزیر اعظم نے وائسرائے کو سمندر پار جانے والی برطانوی اور گورکھا رجمنٹوں کے لئے مشین سے چلنے والی توپیں یا فوجی سامان خریدنے کے لئے ۳ لاکھ روپیہ پیش کیا ہے اس کے علاوہ وزیر اعظم نے اپنی جیب سے پرنس آف ویلز اور ریلیف فنڈ کے لئے بہت بڑی رقم دی ہے وزیر اعظم نے چوتھی گورکھا رائفلس کے لئے جس کا وہ آنریری کرنل ہے ۳۰ ہزار روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ اگر وہ میدان جنگ میں جائے۔ تو اس کے لئے مشین سے چلنے والی توپیں خریدی جائیں۔ دلائی لامہ تبت نے برٹش گورنمنٹ کی خدمت کے لئے ایک ہزار تبتی فوج پیش کی ہے۔ لامائے موصوف نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ تبت کے لاماؤں کی تمام ملک میں ناقابل شمار تعداد موجود ہے برٹش افواج کی کامیابی اور مقتولین کی روحوں کی خوشی کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں یہی جذبات تمام برٹش انڈیا میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ وائسرائے کو سینکڑوں چٹھیاں و تار موصول ہوئے ہیں۔ جن میں اظہار وفاداری کے علاوہ یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ لکھنے والے میدان جنگ میں جانے یا ہندوستان میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہیں۔ مقامی گورنمنٹوں کو بھی اسی قسم کے سینکڑوں تار موصول ہوئے ہیں یہ تار تمام فرقوں کی مذہبی پولیٹیکل اور سوشل جماعتوں کے ہیں نہیں ایسے اشخاص کے تار بھی شامل ہیں جو مال اور جان سے اپنی وفاداری کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ مثلاً آل انڈیا مسلم لیگ۔ بنگال پریزیڈنسی مسلم لیگ۔ مسلم ایسوسی ایشن رنگون۔ ٹرسٹیز علیگڑھ کالج۔ بہار پراونشل مسلم لیگ۔ سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ۔ خوجہ جماعت اور آغا خاں کے مرید پنجاب مسلم لیگ۔ مسلمانان مشرقی بنگال۔ باشندگان کلکتہ مدراس رنگون اور بہت سے دیگر شہروں کے باشندے۔ لینڈ ہولڈرس ایسوسی ایشن۔ مدراس پراونشل کانگریس۔ تعلقداران اودھ۔ پنجاب چیفس ایسوسی ایشن۔ صوبہ متحدہ کی پراونشل کانگریس۔ پنجاب کے ہندو۔ چیف خالصہ دیوان۔ بمبئی کی بوہرہ و پارسی جماعت۔

دہلی کی میڈیکل ایسوسی ایشن نے فوجی شفاخانہ پیش کیا ہے جو جنگ بلقان کے دوران میں ترکی بھیجا گیا تھا بنگالی طالب العلم امبولنس کور (ڈولی برداروں کا دستہ) پیش کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ اور بہت سے لوگوں نے بھی طبی امداد پیش کی ہے۔ مدراس کے زمینداروں نے پانچسو گھوڑے پیش کئے۔ منجملہ دیگر عملی کارروائی کے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اجناس کا نرخ اور لوگوں کا اعتبار قائم رکھنے کے لئے جلسے منعقد کئے گئے ٭

موجودہ جنگ میں عورتوں کے کارنامے اور ان سے سبق

گو پہلے بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن میں عورتوں نے اپنی بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ اور اپنی جان و مال کی اپنے ملک کی بہبودی اور حفاظت کے لئے پرواہ نہیں کی مگر یہ واقعہ ایسا سبق خیز ہے کہ ہم کو چاہیئے۔ کم از کم ان عورتوں جیسا ہی بن کر دکھا دیں۔ جس وقت جرمن رسالہ نے بلجیم میں نیشنل آرمز فیکٹری برسٹل شہر میں قبضہ کرنا چاہا۔ چونکہ تمام نوجوان مرد تو فوجوں میں بھرتی ہو گئے تھے۔ اور شہر میں سوائے زن و بچہ اور بوڑھے آدمیوں کے کوئی اور فرد نہ تھا۔ اسلئے ان عورتوں نے اپنے دل میں ٹھان لیا تھا اور قسم کھائی تھی۔ کہ دشمن کسی طرح سے بھی اس فیکٹری کو چھینے نہ پائے۔ انہوں نے اپنے آپ کو ہتھیاروں اور دیگر جنگی ہتھیاروں سے مسلح کر کے جرمن رسالہ کو پیچھے ہٹا دیا۔ جب انکے پاس بارود اور دیگر جنگی سامان ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے آپ کو گھروں میں محفوظ کر کے جرمنوں پر کوچوں میں سے جلتا ہوا پانی ڈالنا شروع کیا جس سے تقریباً دو ہزار جرمنوں کو لڑائی کے ناقابل بنا دیا۔ علاوہ ازیں کیا بوڑھا اور کیا بچہ سب نے دشمن کے مقابلہ پر شہر کے بچانے میں کوشش کی۔ اب تک بلجیم کا جھنڈا اس اسلحہ فیکٹری پر لہرا رہا ہے

اس وقت اسلام بھی نازک حالت میں ہے اور چاروں طرف سے دشمن کے اعتراضوں کے نرغے میں ہے۔ کیا اہل اسلام ان عورتوں سے بھی گئے گذرے ہیں وہ اٹھیں اور اپنے مالوں سے ان لوگوں کی مدد کریں۔ جو ان اعتراضوں کا جواب دینا چاہتے ہیں جو اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے خواہشمند ہیں ہماری احمدی قوم کی مستورات بھی اپنے فرائض کو پہچانیں اور یہ نہ خیال کریں کہ ہمارے مرد جو چندہ دیدیتے ہیں یا دینی خدمات میں حصہ لیتے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ جس طرح اسلام کی طرف سے مردوں پر حکم ہے عورتوں پر بھی ہے پس مستورات کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے مالوں میں کچھ حصہ دین کے لئے الگ کریں۔ اور جہاں کہیں تبلیغ کا موقعہ پائیں تبلیغ کریں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے بد رسوم کے قلع قمع میں مردوں کا ہاتھ بٹائیں تا اسکے گھر جنت کا ایک نمونہ بنیں۔ انکی غیرت ایک مسلمہ امر ہو ٭

خریداران الفضل کی خدمت میں التماس ٭

الفضل کو بہترین پرچہ بنانے کی بہت کوشش کیجا رہی ہے۔ اس کے مقاصد کی عام اشاعت کے لئے ضروری ہے کہ اسکے خریداروں کا حلقہ وسیع ہو۔ پس موجودہ خریداران الفضل کم از کم ایک ایک خریدار پیشگی قیمت دینے والا مہیا کریں۔ جن بعض احباب نے ایک یا ایک سے زیادہ خریدار دئیے ہیں انکے ہم بہت مشکور ہیں۔ لیکن یہ کام معدودے چند آدمیوں کے کرنے کا نہیں بلکہ سب کے سب بھائی اگر کوشش کریں تو پھر الفضل کے خریداروں کا حلقہ اتنا وسیع ہو سکتا ہے جتنی ضرورت ہے۔ اور جتنے خریداروں کی موجودگی کیصورت میں الفضل کا حجم بھی بڑھ سکتا ہے۔ ٭۔ اگر ہمارے احباب اپنے اپنے ذمہ کا چندہ ختم ہو جانے کی اطلاع ملنے پر منی آرڈر کے ذریعے قیمت بھیجدیا کریں تو بہت اچھا ہو۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ خریدار وی پی وصول کر لیتا ہے مگر ہمیں قیمت نہیں پہنچی ہم چندہ ختم ہو جانے کی وجہ سے اخبار بند کر دیتے ہیں ادھر سے وہ اپنی جگہ سچے۔ اسلئے شکایت کرتے ہیں اس قسم کے مخمصے سے رہائی اسی طرح ہو سکتی ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدی جایا کرے

قابل توجہ افسران محکمہ تار و ڈاک

قادیان کا قصبہ چار یا پانچ لاکھ افراد کا دینی مرکز اور مرجع ہونے کی وجہ سے ہر ایک پہلو میں ترقی کر رہا ہے۔ کیونکہ ہر روز عقیدت مندان سلسلہ احمدیہ کی آمد و رفت کا تانتا لگا رہتا ہے۔ اور نیز اردگرد کے مضافات کی نسبت تجارتی رنگ میں خاص امتیاز رکھنے کی وجہ سے دن بدن اپنی تمدنی ضروریات میں اضافہ کر رہا ہے اس لئے نام کے لحاظ سے گو قصبہ کہا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام تجارتی آرام و آسائش کے ذرائع کا محتاج ہے۔ جو ایک شہر کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک قسم کی اشیاء کی پبلک کو ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ جنکا جیسا ہونا موجودہ ذرائع کی موجودگی میں بہت تکلیف رساں اور گراں قیمت ہوتا ہے۔ انہی وجوہات کو مدنظر رکھ کر اور ہندو مسلمان آبادی کی متفقہ درخواست پر پچھلے دنوں محکمہ ہمارے یہاں تار کا لگانا منظور فرما لیا تھا۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ ستمبر تک تار کا انتظام مکمل ہو کر کام شروع ہو جائیگا + اور ہمیں اس وعدہ کے پورا ہونے کا اس لئے یقین تھا۔ کہ پبلک نے آمد و خرچ میں محکمہ تار کو نقصان ہو کی صورت میں اس کے پورا کر دینے کا بھی ذمہ اٹھایا تھا۔ لیکن اب جبکہ ستمبر بھی گذر رہا ہے۔ اور اس وعدہ کے ایفاء کی کوئی قرائن اور آثار نظر نہیں آتے۔ اس لئے ہمیں اس بارے میں افسران تار کی توجہ مبذول کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے۔ اور ہم اپنی تکالیف کے دور کرانے کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔ کہ تار کے نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات تجارتی کاروبار اور احمدیہ مرکز ہونے کی وجہ سے بیرونجات کے وسیع تعلقات میں ایسی ایسی رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو یہاں کی پبلک کے لئے بہت نقصان رساں ہوتی ہیں۔ آبادی کے دن بدن بڑھنے اور نئے نئے لوگوں کے یہاں مسکن اختیار کرنے کی وجہ ضروریات کا بڑھنا ایک ضروری امر ہے۔ اس لئے ان کے پورا کرنے کے وسائل اور ذرائع کا ہونا بھی لازمی ہے۔ افسران محکمہ ڈاک اسی دیگر سرکاری آمد کے ذرائع کے حسابات سے آسانی اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مالی اور تمدنی رنگ میں آج وہ قادیان نہیں ہے۔ جو آج سے کچھ سال پہلے تھا بلکہ بہت زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اور کر رہا ہے۔ اس لئے پبلک کی ناگریز ضروریات کی طرف افسران محکمہ تار کو توجہ دلاتے ہوئے ہم زور سے مگر باادب گذارش کرتے ہیں کہ جسقدر بھی جلد ممکن ہو سکے۔ یہاں تار کے لگانے کا انتظام فرما کر پبلک کو مشکور ہونے کا موقعہ دیا جائے +

نیز آج سے پہلے کئی ایک دفعہ افسران ڈاک کی توجہ زبانی اور تحریری ذریعہ سے اس طرف منعطف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جسکا تاحال کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوا) کہ قادیان کا قصبہ اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات اور مذہبی خصوصیات کی وجہ سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے روزانہ ایک دفعہ ڈاک کا آنا اور پھر وہ بھی ایسے وقت میں آنا جبکہ اسی روز نہایت ضروری خطوط کا جواب بھی نہ دیا جا سکے۔ یہاں کی عام پبلک کے لئے عموماً اور احمدیہ پبلک کے لئے خصوصاً نقصان دہ امر ہے۔ اس کا مناسب انتظام فرمایا جاوے ہمیں اس بات سے تعجب ہے۔ کہ وہ آفیسر جو قادیان میں بذات خاص رونق افروز ہوتے ہیں۔ یہاں کی ضروریات اور حالات کو دیکھ کر ڈاک کے موجودہ انتظام میں اصلاح کا وعدہ فرما جاتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم پھر کیا وجہ درپیش ہوتی ہے۔ کہ اس وعدہ کے ایفاء کا کوئی وقت نہیں آنے پاتا۔ ۱۹۱۲ء میں یہاں ڈاک دو وقت روزانہ آتی تھی۔ حالانکہ اسوقت آجکل کی نسبت کام بہت تھوڑا تھا اب اخبار الفضل ہفتہ میں تین بار۔ اخبار الحکم۔ اخبار نور ہفتہ وار۔ ریویو اردو۔ ریویو انگریزی۔ احمدی خاتون تشحیذ الاذہان۔ چار ماہواری رسالے شایع ہوتے ہیں یعنی پہلے سے اخباروں میں الفضل اور احمدی خاتون کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اخبار نور جو کہ پندرہ روزہ تھا ہفتہ وار ہو گیا ہے۔ ان کے علاوہ کئی ایک دفاتر کا بھی اضافہ ہوا ہے۔ اور کام پہلے کی نسبت بہت بڑھا ہوا ہے لیکن ڈاک کا ایک وقت آنا ان سب کی فوری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بھی کسی صورت میں قابل اطمینان نہیں ہو سکتا۔ ڈاک یہاں ہر روز دس بجے کے قریب پہنچتی ہے اور اگر زیادہ جلد جلد سے کام ہو۔ تو بارہ بجے تک درنہ عموماً ایک بجے تک تقسیم کا کام ختم ہوتا ہے۔ اور پھر چونکہ ساڑھے تین بجے ڈاک کی روانگی کا وقت ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ اڑھائی بجے تک روانگی کے خطوط ڈاکخانہ میں ڈال دینے ضروری ہوتے ہیں۔ لیکن خطوط کی افراط اور دفتروں کے اوقات کی وجہ سے ایک بجے کے بعد جوابات کا لکھنا[13] نہایت مشکل کام ہے۔ اس لئے اکثر آج کے خطوط کا جواب دوسرے دن پر ہی ڈالنا پڑتا ہے۔ جو کہ اخباروں اور دیگر ضروری کاروبار میں نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اور اخبار "الفضل" جو ٹرائی ویکلی پرچہ ہے وقت پر ڈاک سے روزانہ اخبارات کے موصول نہ ہونے کی وجہ سے تازہ خبریں شایع نہیں کر سکتا۔ جس سے باہر کی احمدیہ قوم کو تازہ خبروں سے محروم رہنا پڑتا ہے[22]۔ اس لئے اگر دو دفعہ روزانہ ڈاک نہ کرنے میں ہی کوئی مصلحت ہے۔ اور کارپردازان ڈاک کو اپنا ہی فائدہ مدنظر ہے۔ تو یہ تو ضرور ہو جانا چاہیئے۔ کہ ڈاک یہاں ایسے وقت پر پہنچے۔ کہ آسانی اور اطمینان سے خطوط کا جواب دیا جا سکے +

اس کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ ڈاک صبح ساڑھے سات بجے تک یہاں پہنچ جایا کرے تاکہ نو دس بجے تک ڈیلیوری ختم ہو جاوے۔ اور اسی دن جواب لکھنے کا وقت بھی مل سکے +

ہم محکمہ تار اور ڈاک کے افسروں کی خدمت میں اپنی ان تکالیف کو از سر نو پیش کر کے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی تھوڑی سی توجہ فرما کر ہمارے لئے بہت سے آرام کا باعث ہونے میں دریغ نہ فرمائیں گے۔ اور ہمیں مشکور ہونے کا موقعہ دیں گے +

[13] اور تعمیل کرنا

[22] اور اسی اخبار کی اشاعت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

دعوت الی الخیر

ولائیت میں تبلیغ اسلام

"چوہدری فتح محمد صاحب کا خط"

"فوکسٹن میں لیکچر کی تجویز"

"چوہدری صاحب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسی نہ کسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ذکر کردیتے ہیں۔ اور لوگ سلسلہ کی واقفیت حاصل کرنے کے شائق ہیں۔ اب اسی ذریعہ سے قرآن شریف کلام الٰہی اور حضرت رسول عربی کی نبوت ثابت ہوگی۔ اور اسلام کا روشن چہرہ یورپ میں درخشاں ہوگا۔ اگر سلسلہ کا ذکر "سم قاتل" ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کی بعثت ہی عبث ٹھہرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اس فعل کو لغو خیال کرنا سراسر نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ اتقو لکیا ایک ہادی کا ذکر "سم قاتل" ہوسکتا ہے؟ نعوذ باللہ من ذالک

(ایڈیٹر)

سیدی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں خیریت سے ہوں۔ برادرم عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی معرفت حضور کی طرف سے خط پہنچ گیا تھا۔ جمعہ کے دن اللہ تعالےٰ کے فضل سے لیکچر دینے کا موقعہ مل گیا۔ اگرچہ میرا نام پروگرام میں نہیں تھا۔ ایک صاحب کی طبیعت قدرے علیل تھی۔ انھوں نے اپنا وقت مجھے دیدیا۔ لیکچر کا مضمون جیسا کہ میں اس سے پہلے خط میں عرض کرچکا ہوں "ترقی ایمان کے مدارج" تھا۔

میں اتوار کے دن ووکنگ تھا۔ عرب صاحب خیریت سے ہیں پیر کے دن صبح کے وقت ووکنگ سے روانہ ہوکر قریباً ۳ بجے شام کے فوکسٹن پہنچا۔ وہاں مسٹر کلف اور مسٹر ساگر چند اور دوسرے واقف لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ ان لوگوں کے [illegible] لوگوں سے ملنے اور گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعض لوگوں نے خود ہی لیکچر دلوانے کا انتظام کیا ہے۔ اور جمعہ کے روز مورخہ ۲۴ جولائی کو ۸ بجے شام لیکچر ہوگا۔ لیکچر کا مضمون الہام پر میں نے رکھا ہے۔ اور ان لوگوں نے خوشی سے منظور بھی کیا ہے۔ ایک اور شخص نے تجویز کی ہے۔ کہ فوکسٹن کے پادریوں سے ملاقات کی جاوے۔ اور ان کیساتھ گفتگو کرکے مذہبی باتوں کا فیصلہ کیا جائے۔ خاص کر اس بات کا کہ یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہیں۔ مسٹر کلف اور مسز کلف تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت قریب آرہے ہیں۔ پہلے دن قریباً ۳ گھنٹہ کے قریب گفتگو ہوتی رہی۔ اور کل پھر تقریباً دو گھنٹے کے قریب گفتگو ہوئی۔ ان لوگوں کا شوق اور اسلام کیساتھ محبت بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ واقعات مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی ذکر ہوا۔ مسٹر کلف نے حضور کی سوانح پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن چونکہ میرے پاس کتاب نہیں۔ اس لئے زبانی گفتگو پر ہی اکتفا کیا گیا۔

میں ہر ہفتہ خط لکھتا ہوں۔ اگر کسی ہفتہ خط نہ ملے تو مجھے اطلاع ہونی چاہیئے۔

خواجہ صاحب نے مجھے کہا ہے۔ کہ میں لورپول چلا جاؤں۔ وہاں کے حالات کا بالکل علم نہیں ہے۔ اس لئے ایک ہفتہ کے بعد لورپول جانے کا ارادہ ہے۔ حضور بھی اپنے منشاء سے اطلاع دیں۔ وہاں دو مشکلات ہیں۔ ایک تو عبداللہ کوئلم کے حالات اور مقدمات کی وجہ سے لوگوں کو اسلام کے ساتھ دشمنی اور نفرت ہوچکی ہے۔ دوسرے اس کا لڑکا بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ اور دوسرے انگریز مسلمانوں کی گفتگو سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ یہ شخص ایسا بھی نہیں ہے۔ کہ محض اخلاقی رنگ میں بھی مدد کرے۔

حضور اس عاجز کے لئے دعا فرمادیں۔ قریباً ایک ہفتہ سے بائیں آنکھ میں پھر تکلیف ہوگئی ہے۔ کام بھی نہیں کرسکتا اور تکلیف بھی ہوتی ہے۔ Teachings of Islam کی پانچ کاپیاں لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیدی ہیں۔ اگر اور کاپیاں ہوں۔ تو تقسیم کرنے کا موقعہ ہے۔ اور میرے خیال میں یہ طرز لیکچروں سے زیادہ مفید ہے۔

حضور مسٹر کلف اور اس کی بیوی کے لئے دعا فرمادیں۔ والسلام۔ (فتح محمد سیال)

بقیہ تازہ خبریں

لنڈن ۹ ستمبر۔ آسٹریوں نے بحیرہ ایڈریاٹک میں بے شمار سرنگیں بچھادی ہیں۔ برطانوی اور فرانسیسی بیڑے سرنگوں کو لگاتار ہٹا رہے ہیں۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ قیصر جرمنی نے سلطان ٹرکی سے بمنت التجا کی تھی۔ کہ وہ جرمنوں کی حمایت میں تلوار اٹھائیں مگر سلطان نے جواب دیا۔ ما یدولت اپنے آپکو ان مظالم کے ساتھ وابستہ نہیں کرنا چاہتے۔ جن کی وجہ سے تمام مہذب دنیا جرمنوں کو بجا طور پر مورد الزام ٹھہرا رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ میکسیکو کے جنرل ولا نے بھی جرمنوں کے طریق کارروائی کے متعلق قیصر جرمنی سے اظہار ناراضگی کیا ہے۔

لنڈن ۹ ستمبر۔ جرمنی مشرقی سرحد پر لگاتار فوجیں بھیج رہا ہے۔ جن کی تعداد آج ۲ لاکھ بتائی جاتی ہے۔

روسی گراڈک کے زبردست مستحکم مقام پر حملہ کر رہے ہیں۔

دیوارسکا میں آسٹروی فوج کی تعداد بہت زیادہ ہے

آسٹروی بیڑے کے ایک حصے نے کٹارو سے روانہ ہوکر مانٹینگرو کے ساحل پر گولہ باری کی۔

ایک برٹش جنگی جہاز بطور مال غنیمت ۴ سو قیدی کنگسٹون جیکا کے ساحل پر پکڑ لایا ہے۔

کل ۷۳ جرمن جہازات برطانوی وغیر جانبدار بنادر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جنمیں سے کراچی اور کلکتہ کے جرمن جہازات کو گورنمنٹ نے فوجی خدمت کیلئے حاصل کیا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ ساٹھ ہزار جرمن بلجیم میں سے عجلت کے ساتھ کوچ کررہے ہیں۔ تاکہ اپنی شکست خوردہ فوج میمنہ کو مدد دیں۔ جرمن قیدی کورٹ رائے اور ہرلو کے جنگل میں جمع ہورہے ہیں۔

جاپانیوں کے دیوان عام نے بالاتفاق مواذنہ مصارف حربیہ کو منظور کرلیا ہے۔